افسانہ

مقتل

تحریر: فرانز کافکا (چیکوسلواکیہ)
مترجم: محمد عاصم بٹ (لاہور، پاکستان)
(انگریزی سے اردو ترجمہ)

Scanned with CamScanner

مقتل

''یہ ایک غیر معمولی آلہ ہے۔'' افسر نے مہم جو سے کہا اور آلے کا بنظر تحسین معائنہ کرنے لگا جو اس کے لئے غیر مانوس ہر گز نہیں تھا۔ معلوم ہوتا تھا مہم جو نے اپنی منشاء کے خلاف محض لحاظ داری میں ایک سپاہی کی سزائے موت کا منظر دیکھنے کی دعوت قبول کی تھی جسے اپنے افسر کی نافرمانی اور اس سے اہانت آمیز رویہ روا رکھنے کے جرم میں اس انجام کو پہنچایا جا رہا تھا۔

بستی کے دیگر باسیوں نے بھی اس واقعہ میں زیادہ دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ اس مختصر ریتلی وادی میں، جو تمام اطراف سے ننگے ٹیلوں میں گھرا ہوا ایک گہرا گڑھا معلوم ہوتی تھی، ایک افسر، مہم جو، ایک مجرم جو شکل سے احمق دکھائی دینے والا چوڑے دھانے اور پریشان حال بالوں والا انسان تھا اور ایک سپاہی کے علاوہ جو مجرم کے ٹخنوں، کلائیوں اور گردن سے بندھی زنجیروں کو تھامے ہوئے تھا، اور کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ یہ زنجیریں مجرم اور سپاہی کے درمیان مواصلاتی رابطے کا کام بھی کرتی تھیں۔ مجرم ایک تسلیم خو کتے کی مانند معلوم ہوتا تھا جسے دیکھ کر گماں ہوتا کہ اسے اردگرد پہاڑیوں میں چھوڑ دیا جائے گا اور ایسا محض سیٹی بجنے کے فوراً بعد ہوگا جو سزا کے شروع ہونے کا اشارہ ہوگی۔

مہم جو نے آلے میں چنداں دلچسپی ظاہر نہ کی اور واضح بے نیازی کے ساتھ مجرم کے عقب میں آگے پیچھے چکر کاٹنے لگا۔ افسر انتظامات کو حتمی صورت دینے لگا۔ کبھی آلے کو نیچے سے دیکھتا جو زمین میں اندر تک گڑا ہوا تھا۔ کبھی سیڑھی پر چڑھ کر بالائی پرزوں کا جائزہ لیتا۔ اصولی طور پر یہ ایک مستری کے کرنے کے کام تھے۔ تاہم وہ خود ہی جوش و خروش سے ان میں جتا ہوا تھا۔ غالباً اس لئے کہ وہ اس آلے سے گہری واقفیت رکھتا تھا یا کسی دوسری وجہ سے وہ کسی دوسرے پر اعتماد کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔

''بالکل تیار ہے۔'' آخر کار اس نے پکار کر کہا اور سڑھی سے نیچے کودا۔ وہ غیر معمولی طور پر لنگڑا رہا اور پورا منہ کھولے ہانپ رہا تھا۔ اس نے دو عمدہ نسوانی رومال اپنی وردی کے کالر کے تلے دبا کر رکھے۔ ''یہ وردیاں منطقہ حارہ کے علاقوں کے لیے موزوں نہیں ہیں۔'' مہم جو نے آلے سے متعلق کچھ تفتیش کرنے کے بجائے جیسا کہ افسر توقع کر رہا تھا، اس سے کہا۔

''بے شک۔'' افسر نے چکنے تیل آلودہ ہاتھوں کو پانی سے بھری بالٹی میں دھوتے ہوئے کہا ''لیکن یہ وردیاں ہمیں اپنے گھروں کی یاد دلاتی ہیں۔ ہم اپنے گھروں کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ اس آلے پر ایک نظر ڈالئے۔'' اس نے تولئے سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے مشین کی طرف اشارہ کیا۔ ''مجھے ہر شے کو ہاتھ سے درست کرنا پڑا ہے۔ لیکن یہ مشین اپنے آپ کام کرے گی۔'' مہم جو نے سر ہلایا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ افسر نے خود ہی ممکنہ اختلافات کا قیاس کر کے اپنی صفائی میں

Scanned with CamScanner

کہا۔ ''بعض اوقات اس میں گڑبڑ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے آج یہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔ تاہم ممکنات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اس مشین کو اگلے بارہ گھنٹوں تک بغیر رکے چلنا چاہئے۔ اگر کچھ نقص پیدا ہوا بھی تو وہ زیادہ بڑا نہیں ہوگا۔ اس کا فوراً ہی سدباب کیا جا سکتا ہے۔ آپ بیٹھیں گے نہیں؟'' افسر نے بید کی کرسیوں کے انبار میں سے ایک مہم جو کے لئے گھسیٹ کر نکالی اور اسے پیش کی۔ وہ اس پیشکش کو رد نہیں کر سکا۔

اس کے برابر ہی ایک گڑھا تھا جس میں اس نے ایک سرسری نگاہ ڈالی۔ وہ زیادہ گہرا نہیں تھا۔ گڑھے میں ایک طرف کھدی ہوئی مٹی کو پشتے کی صورت میں ڈھیر کیا گیا تھا۔ دوسری جانب مشین ایستادہ تھی۔

''میں نہیں جانتا کہ افسران بالا نے اس آلے کے متعلق آپ کو کچھ وضاحت کی ہے یا نہیں۔'' افسر نے کہا۔ مہم جو نے مبہم انداز میں ہاتھ ہلایا جس کا مطلب تھا کہ اسے ہی یہ کام کرنا ہوگا۔

''یہ آلہ۔'' افسر نے اس پر جھکتے ہوئے کہا ''ہمارے سابقہ افسر بالا نے ایجاد کیا تھا۔ میں نے ابتدائی آزمائشوں میں بھی ان کی معاونت کی۔ پھر تکمیل تک سارے عمل میں ان کے ساتھ رہا۔ لیکن اس ایجاد کا سہرا انہی کے سر بندھتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی ان کا تذکرہ سنا ہے؟''

''نہیں۔''

''اگر میں کہوں کہ یہ ساری منصوبہ بندی انھی کا کارنامہ ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ ہم جو ان کے دوست ہیں، ہمیں ان کی وفات سے بہت پہلے اس حقیقت کا مکمل شعور تھا کہ ان کی منصوبہ بندی مکمل ترین ہے۔ اور یہ کہ ان کے جانشین اپنے ذہنوں میں بھرے ہزاروں نئے منصوبوں کے باوجود کم از کم آئندہ کئی سالوں تک اس میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں بنا پائیں گے۔ ہماری یہ پیشین گوئی بالکل درست ثابت ہوئی۔ نئے افسران اعلیٰ کو اس سچائی کو مانے بغیر چارہ نہیں ہے۔ افسوس کہ آپ سابقہ افسر اعلیٰ سے نہیں مل پائے۔ لیکن۔'' افسر نے کچھ توقف کیا پھر بولا ''شاید میں غیر ضروری بات کر رہا ہوں۔ یہ مشین ہمارے سامنے موجود ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے تین حصے ہیں جنہیں مختلف نام دیئے گئے ہیں۔ زیریں حصے کو بستر کہتے ہیں۔ اوپر والے حصے کو ڈیزائنر اور درمیانی حصے کو، جو اوپر نیچے گھومتا ہے، کھانچے دار سیراون کہتے ہیں۔''

''سیراون۔'' مہم جو نے لفظ دہرایا۔ وہ افسر کی گفتگو انہماک سے نہیں سن رہا تھا۔ اس بے سایہ وادی میں سورج کی چمک تیز تھی اور ذہن میں خیالات کو مجتمع کرنا دشوار ہو رہا تھا۔ کندھوں پر لگی متعدد جھالروں اور چھاتی پر لگی بہت سی جیبوں والی اپنی چست وردی اور کوٹ میں ملبوس افسر خضوع و خشوع کے ساتھ اپنے مدعا کی وضاحت کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ پیچ کش سے یہاں وہاں پیچ بھی کستا جاتا۔

فوجی کی حالت مہم جو سے زیادہ مختلف نہیں تھی۔ اس نے قیدی کی زنجیر کو اپنی کلائیوں میں لپیٹ لیا تھا۔ وہ اپنی رائفل کی ٹیک لیے بیٹھا تھا اور سر جھکائے بے نیاز معلوم ہوتا تھا۔ مہم جو کے لئے اس کی لاتعلقی اچنبھے کی بات نہیں تھی۔ افسر فرانسیسی میں گفتگو کر رہا تھا جبکہ فوجی اور قیدی دونوں اس زبان سے نابلد تھے۔ تاہم یہ بات غیر معمولی تھی کہ قیدی اس کے

Scanned with CamScanner

باوجود افسر کی گفتگو کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ افسر کی گھومتی ہوئی انگلی کی سمت میں دیکھتا اور جب مہم جو سوال کرتا تو افسر کی طرح وہ بھی اپنے اردگرد تکنے لگتا۔

''ہاں دندانے دار سیراون۔'' افسر نے کہا'' یہ اس کے لئے موزوں نام ہے۔ اس میں سیراون کے دانتوں کی طرح سوئیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ مشین ایک سیراون کی مانند کام کرتی ہے۔ تاہم اسے سنبھالنے کے لیے اعلیٰ مہارت کی ضرورت ہے۔ خیر آپ جلد ہی سمجھ لیں گے۔ یہاں بستر پر مجرم کو لٹا دیا جاتا ہے۔ اصل میں میں چاہتا ہوں کہ مشین چلانے سے پہلے اس کے بارے میں آپ کو وضاحت سے بتاؤں۔ یوں آپ آئندہ ہونے والی کارروائی کو بہتر انداز میں سمجھ پائیں گے۔ ڈیزائنر میں ایک دندانے دار پہیا کچھ خراب ہے۔ چلتے ہوئے چرچراتا ہے۔ اتنا شور کرتا ہے کہ آپ کو اپنی آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ بدقسمتی سے یہاں فالتو پرزوں کی دستیابی ایک مسئلہ ہے۔ خیر جیسا میں نے آپ کو بتایا ہے' مجرم کو بستر پر لیٹا دیتے ہیں۔ بستر روئی کی تہہ سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس کے مصرف کے بارے میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ یہاں مجرم کو اوندھے منہ لٹایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے بالکل برہنہ۔ اس کے ہاتھ پیروں اور گردن کو کس کر باندھنے کے لئے پٹیاں موجود ہیں۔ بستر کے سرہانے' جہاں اوندھے لیٹے ہوئے مجرم کا سر ہوتا ہے' کپڑے کا ایک پارچہ ایسے لگایا گیا ہے کہ آسانی سے مجرم کے منہ میں گھس جائے۔ یہ انتظام اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ اس کی چیخوں اور اسے اپنی زبان کو کاٹنے سے روکا جا سکے۔ ظاہر ہے مجرم کو مجبور کرنا پڑتا ہے کہ وہ اسے منہ میں ڈالے۔''

''کیا یہ اون ہے؟'' مہم جو نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔'' افسر نے مسکرا کر جواب دیا'' آپ خود ہی دیکھ لیجئے۔'' اس نے مہم جو کا ہاتھ تھاما اور اسے بستر کی طرف لے چلا۔'' یہ خاص طور پر تیار کی گئی اون ہے۔ اسی لئے یہ اتنی مختلف دکھائی دیتی ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کس لئے ہے۔''

مشین میں مہم جو کی دلچسپی بڑھنے لگی تھی۔ اس نے آنکھوں کو سورج کی تیز روشنی سے بچاتے ہوئے مشین کو بغور دیکھا۔ یہ ایک عظیم الجثہ شے تھی۔ بستر اور ڈیزائنر ایک ہی حجم کے تھے اور دو تاریک چوبی الماریاں معلوم ہوتے تھے۔ ڈیزائنر بستر سے قریب دو میٹر اوپر ٹنگا ہوا تھا۔ ہر حصہ کناروں پر پیتل کی چار سلاخوں سے جڑا ہوا تھا جو سورج کی شعاعوں کو منعکس کر رہی تھیں۔ ان الماریوں کے نیچے سیراون سٹیل کی تار سے بندھا ہوا تھا۔ افسر خاموش ہو گیا تاکہ مہم جو کسی مداخلت کے بغیر آلے کا مشاہدہ کر سکے۔

''مجرم یہاں لیٹ جاتا ہے؟'' مہم جو نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے اور ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔'' افسر نے اپنی ٹوپی پیچھے کھسکائی اور ہاتھ کو گرم چہرے پر پھیرا۔'' زرا غور سے سنئے۔ بستر اور ڈیزائنر دونوں میں برقی بیٹریاں لگی ہوئی ہیں جن کی مدد سے یہ اپنے آپ ہی کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جونہی مجرم کو پٹیوں سے باندھا جاتا ہے' مشین تھرتھرانے لگتی ہے۔ آپ نے ہسپتالوں میں ایسی مشینیں دیکھی ہوں گی۔ اس مشین کے بستر پر تمام حرکات پہلے سے واضح طور پر طے شدہ ہوتی ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اسے سیراون کی حرکات کی مناسبت سے چلنا ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سیراون سزا کو حقیقی صورت دینے والا آلہ ہے۔''

''سزا کس طرح دی جاتی ہے؟'' مہم جو نے پوچھا۔

''کیا آپ یہ بھی نہیں جانتے؟'' افسر نے حیرت سے پوچھا اور ہونٹ کاٹنے لگا۔ ''اگر میری توضیحات ناکافی رہی ہیں تو میں معذرت خواہ ہوں۔ میں واقعی آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ دراصل افسر اعلیٰ ہی پہلے یہ فریضہ انجام دیتے تھے۔ اب نیا افسر اس فرض سے کنی کتراتا ہے۔'' مہم جو نے ہاتھ باندھ کر افسر کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ تاہم اس نے بااصرار اپنا بیان جاری رکھا ''اسی لئے تو آپ جیسے اہم مہمان کو بھی سزا دینے کے ہمارے اس نئے نظام کی وضاحت نہیں کی گئی۔'' قریب تھا کہ افسر برانگیختہ ہو کر الم غلم بکنے لگے۔ تاہم پھر اس نے خود کو سنبھالا اور کہا ''مجھے اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔ خیر ہمارے طریقہ کار کی وضاحت کے لئے یہاں میں ہی بہترین آدمی ہوں۔ میرے پاس'' اس نے کوٹ کی سامنے کی جیب کو تھپتھپایا ''ہمارے سابقہ افسران بالا کے تیار کردہ نقشے موجود ہیں۔''

''افسر بالا کے اپنے ہاتھ کے بنے ہوئے خاکے'' مہم جو نے پوچھا۔ ''کیا انہوں نے ہر شے خود جوڑی تھی؟ کیا وہ سپاہی تھے یا منصف یا کاریگر یا ادویات ساز یا نقشہ نویس؟''

''بے شک ایسا ہی تھا۔'' افسر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس پر ایک بے حس اور بجھی ہوئی نگاہ ڈالی۔ پھر اپنے ہاتھوں کا ناقدانہ جائزہ لیا۔ وہ اتنے صاف نہیں تھے کہ ان سے کاغذات کو چھوا جائے۔ وہ بالٹی تک گیا اور انہیں نئے سرے سے دھویا۔ پھر ایک مختصر چرمی تھیلا نکالا اور کہا ''یہ سزا سنگین نہیں ہوتی۔ مجرم نے جس فرمان کی خلاف ورزی کی ہوتی ہے' اسے سیراون کے ذریعے اس کے جسم پر گودہ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ شخص۔'' افسر نے مجرم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''اس کے جسم پر لکھا جائے گا 'اپنے افسران بالا کی تکریم کرو'۔'' مہم جو نے مجرم کی طرف دیکھا۔ وہ سر جھکائے کھڑا تھا اور جیسے غور سے سب کچھ سن رہا تھا تاکہ جان سکے کہ کیا کہا جا رہا تھا۔ تاہم اس کے آپس میں بھنچے ہوئے ہونٹوں کی جنبش سے مترشح تھا کہ کچھ بھی اس کے پلے نہیں پڑا تھا۔

کئی سوال مہم جو کے ذہن میں تھے۔ تاہم اس نے مجرم کو دیکھتے ہوئے محض یہ پوچھا ''کیا اسے اپنی سزا کا علم ہے؟''

''نہیں۔'' افسر نے کہا۔ وہ اپنی بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔

مہم جو نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا ''کیا واقعی اسے علم نہیں ہے کہ اسے کیسی سزا دی جا رہی ہے؟''

''نہیں۔'' افسر نے پھر سے کہا۔ پھر کچھ توقف کیا تاکہ مہم جو اپنے سوال کی مزید وضاحت کرے اور کہا ''اس کو یہ سب کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سزا اس کے جسم پر لکھی جائے گی۔'' تاہم اسے قیدی کی نگاہیں اپنی جانب مڑتی محسوس ہوئیں' جیسے وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا اس کے خیال میں یہ سب کچھ درست ہو رہا تھا؟

مہم جو نے پیشانی پر سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا ''وہ یہ بھی نہیں جانتا ہوگا کہ اپنے دفاع میں اسے کیا کرنا چاہئے۔''

''اسے اپنے دفاع کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔'' افسر نے کہا اور اپنی نگاہوں کو پرے ہٹا لیا جیسے مہم جو کی طرف نہ دیکھ کر

Scanned with CamScanner

اسے اس خفت سے بچانا چاہتا ہو جو اس کے خیال میں ایسی بین باتوں کے بارے میں سوال پوچھ کر وہ محسوس کر رہا ہوگا۔

''لیکن اسے اپنے دفاع کا موقع تو ملنا ہی چاہیے۔'' مہم جو نے کہا اور اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔

افسر نے محسوس کیا کہ مشین کے متعلق اسے زیادہ وضاحت سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ مہم جو کے پاس گیا۔ اسے بازو سے پکڑا اور ہاتھ کے اشارے سے مجرم کو پرے ہٹنے کو کہا جو بالکل سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔ سپاہی نے آگے بڑھ کر زبردستی اسے پرے ہٹایا۔ افسر بولا'' میں بتاتا ہوں اصل بات کیا ہے۔ میں اس مقتل کا نامزد جج ہوں۔ میں سابقہ افسر اعلیٰ کا تمام تعزیری معاملات میں معاون رہا۔ میں اس مشین کو کسی بھی دوسرے شخص سے بہتر سمجھتا ہوں۔ میرا اصول یہ ہے کہ جرم پر کبھی شک نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری عدالتیں اس اصول کو نہیں اپنا سکتیں۔ کیونکہ ان کے فیصلے کا انحصار مختلف آراء پر ہوتا ہے۔ ان کے فیصلے کی پرکھ کے لئے اعلیٰ عدالتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ یہاں ایسا معاملہ نہیں ہے۔ کم از کم سابقہ افسر اعلیٰ کے دور میں یہ مسئلہ نہیں تھا۔ نئے افسر نے میرے فیصلوں پر جرح کا وطیرہ اپنا رکھا ہے۔ اب تک میں اسے پسپا کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی ایسا ہوگا۔ آپ چاہتے ہیں کہ میں یہ سارا قصہ آپ کے گوش گزار کروں۔ یہ دیگر معاملات کی طرح بہت سادہ ہے۔ ایک کپتان نے آج صبح مجھ سے شکایت کی کہ یہ آدمی' جسے اس کا ملازم متعین کیا گیا تھا اور جو روز اس کے دروازے کے باہر سوتا ہے' اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں سو رہا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ اس کا فرض ہے کہ گھڑی میں گھنٹہ بجنے پر اٹھے اور کپتان کے دروازے کو سلیوٹ کرے۔ یہ اس کا جبری فرض نہیں ہے۔ اسے ایک ملازم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک پہرے دار سنتری کا فرض بھی بجالانا ہے۔ اس لئے اسے ہر دو مواقع پر تیار رہنا چاہیے۔ گزشتہ رات کپتان نے فیصلہ کیا کہ دیکھے یہ شخص اپنا فرض دلجمعی سے پورا کرتا ہے یا نہیں۔ دو کا گھنٹہ بجا تو اس نے دروازہ کھولا۔ یہ شخص نیند میں مدہوش تھا۔ اس نے اپنا سواری کا چابک لہرایا اور زور سے اس کے چہرے پر مارا۔ تب اپنی غلطی کی معافی مانگنے کے بجائے یہ شخص اپنے مالک کی ٹانگوں سے لپٹ گیا اسے جھنجھوڑا اور چیخا' یہ چابک پھینک دو۔ ورنہ میں تمہیں زندہ کھا جاؤں گا۔'' بس اتنا معاملہ ہے۔ گھنٹہ بھر پہلے کپتان میرے پاس آیا۔ میں نے اس کا بیان لکھا اور سزا سنائی۔ میں نے اس شخص کو زنجیروں میں جکڑ لیا۔ یہ سادہ سی کارروائی تھی۔ اگر میں پہلے اس شخص کو بلاتا اور تفتیش کرتا تو معاملہ الجھ بھی سکتا تھا۔ تب یہ مجھ سے جھوٹ بولتا۔ جونہی میں اس کے جھوٹ کا بھانڈا پھوڑتا' یہ خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے مزید جھوٹ بولتا۔ یوں یہ سلسلہ چلتا رہتا۔ خیر میں نے اسے گرفتار کر لیا ہے اور اب اسے جانے نہیں دوں گا۔ لیکن شاید ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔ سزا کو زیادہ موخر نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے تو ابھی آپ کو اس مشین کے عمل کی بھی وضاحت نہیں کی ہے۔''

اس نے مہم جو کو پھر سے کرسی کی طرف دھکیلا۔ پھر مشین کے اوپر گیا اور بولا'' آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کھانچے دار سراون کی ساخت بالکل انسانی جسم جیسی ہے۔ یہ سراون مجرم کے دھڑ کے لئے ہے اور یہ ٹانگوں کے لئے۔ سر کے لئے یہ مختصر نوکدار سلاخ ہے۔ کیا یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔'' وہ متانت سے مہم جو کی جانب جھکا۔ وہ اسے ممکنہ حد تک قابل فہم وضاحت پیش کرنا چاہتا تھا۔

Scanned with CamScanner

سیراون کو دیکھ کر مہم جو کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں۔ قانونی کارروائی کی تشریح اسے مطمئن نہیں کر پائی تھی۔ تاہم یہ بات قابل غور تھی کہ یہ ایک مقتل تھا۔ یہاں غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر نظم وضبط قائم رکھنا بھی اہم ہے۔ اس نے سوچا نئی انتظامیہ سے البتہ اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں جو اس عمل کو ایک نئی طرز کے نظام سے بدلنا چاہتی تھی اور جسے افسر کا تنگ ذہن سمجھنے کے اہل نہیں تھا۔ خیالات کے اس بہاؤ نے اسے اگلا سوال پوچھنے کی ترغیب دی

''کیا تعزیری کارروائی میں افسر اعلیٰ بھی آئیں گے؟''

''کچھ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا۔'' افسر نے کہا۔ اس براہ راست سوال سے وہ کچھ ناخوش معلوم ہوتا تھا۔ اس کے انداز میں دوستانہ رویہ دھندلا گیا تھا۔ ''اسی لئے ہمیں مزید تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ اچھا تو نہیں لگتا لیکن مجبوری ہے کہ مجھے یہاں بات ختم کرنا پڑے گی۔ ابھی مشین کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں نقص ہے کہ یہ جلدی میلی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ہی میں تمام تفصیلات سرسری انداز میں دہرا سکوں گا۔ فی الوقت صرف بنیادی باتوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ مجرم بستر پر لیٹتا ہے تو یہ تھرتھرانے لگتا ہے۔ سیراون اس کے جسم پر جھک جاتا ہے۔ یہ خودکار طریقے پر کام کرتا ہے۔ اس کی سوئیاں جلد کو چھوتی ہیں۔ سب سے پہلے لوہے کا پٹہ مجرم کے گرد کسا جاتا ہے۔ اس کے بعد کارروائی شروع ہوتی ہے۔ ایک عام ناظر کو مختلف طرح کی سزاؤں میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوگا۔ سیراون ہموار انداز میں ایک ہی طرح سے کام کرتا معلوم ہوتا ہے۔ جونہی یہ تھرتھراتا ہے' اس کی میخیں مجرم کی جلد میں گھسنے لگتی ہیں جو خود بھی بستر کی تھرتھراہٹ سے کانپ رہا ہوتا ہے۔ سیراون کو کانچ سے بنایا گیا ہے تاکہ سزا کے عمل کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ کانچ میں سوئیاں پیوست کرنا ایک تکنیکی نوعیت کا مسئلہ تھا۔ لیکن مشین کو مختلف آزمائشوں سے گزارنے کے بعد ہم نے آخر اس کا حل تلاش کر لیا۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی مسئلہ اتنا بڑا نہیں ہوتا کہ حل نہ کیا جاسکے۔ اب ہر کوئی کانچ کے پردے میں سے دیکھ سکتا ہے کہ کیسے جسم پر تحریر گودی جاتی ہے۔ کیا آپ کچھ اور نزدیک نہیں آجائیں گے تاکہ سوئیوں کو اچھی طرح دیکھ سکیں۔''

مہم جو آہستگی سے اٹھا اور آگے بڑھ کر سیراون پر جھک گیا۔

''یہ دیکھئے۔'' افسر نے کہا ''یہاں بہت سے سانچوں میں دو طرح کی سوئیاں لگائی گئی ہیں۔ ہر لمبی سوئی کے ساتھ ایک چھوٹی سوئی بھی ہے۔ یہ سوئیاں گودنے کا کام کرتی ہیں۔ چھوٹی سوئیاں پانی کی دھار پھینکتی ہیں تاکہ خون دھل جائے اور تحریر صاف رہے۔ خون اور پانی ان چھوٹی نالیوں سے بڑی نالیوں میں آتا ہے اور پھر ایک نلی کے ذریعے نیچے گڑھے میں گر جاتا ہے۔'' اپنی انگلی سے افسر نے پانی اور خون کے بہنے کا صحیح راستہ بنایا۔ اس تصویر کو زیادہ مکمل کرنے کے لئے اس نے دونوں ہاتھ نلی کے سرے کے نیچے رکھے جیسے نیچے آنے والے مواد کو گرنے سے روک رہا ہو۔

مہم جو نے اپنا سر پیچھے جھٹکا۔ وہ بیٹھنے کے لئے پیچھے ایک ہاتھ سے کرسی ٹٹول رہا تھا۔ خوف کی اس کیفیت میں اس نے دیکھا کہ مجرم بھی افسر کی پیشکش کے ردعمل کے طور پر آگے جھک کر سیراون کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے سوئے ہوئے سپاہی کو زنجیر سے آگے جھٹکا اور کانچ کے آلے پر جھک گیا تھا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس کی مضطرب نگاہیں یہ جاننے کی کوشش کر

Scanned with CamScanner

رہی تھیں کہ دونوں معزز افراد وہاں کیا دیکھ رہے تھے؟ لیکن چونکہ وہ افسر کے وضاحتی بیان کو نہ سمجھ سکا تھا' یہ ساری بات خاک بھی اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ وہ خالی دماغ کے ساتھ ادھر ادھر جھانک رہا تھا۔ اس کی نگاہیں کانچ پر سرگرداں تھیں۔ مہم جو نے اسے پیچھے ہٹانا چاہا تو افسر نے ایک ہاتھ سے مہم جو کو روکا۔ دوسرے ہاتھ سے مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور سپاہی کو دے مارا۔ سپاہی نے جھٹکے سے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں اور مجرم کی گستاخی ملاحظہ کی۔ اپنی بندوق نیچے گرائی' ایڑیاں زمین میں گاڑتے ہوئے مجرم کو اپنی طرف کھینچا جس سے وہ لڑکھڑایا اور نیچے گر گیا۔

''اسے اپنے پیروں پر کھڑا کرو۔'' افسر چیخا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ مجرم نے مہم جو کی توجہ اپنی طرف منعطف کر لی تھی۔ مہم جو ہنوز سیراون پر جھکا ہوا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ مجرم کے ساتھ ہونے والے سلوک کو ملاحظہ بھی کر رہا تھا۔ ''اس پر نگاہ رکھو۔'' افسر نے دوبارہ چلا کر کہا۔ پھر خود بھی مشین کے گرد گھوم کر آیا۔ مجرم کو کندھوں کے نیچے سے پکڑا اور سپاہی کی مدد سے اسے اپنے پیروں پر کھڑا کیا۔ وہ اس کے بازوؤں میں کانپ رہا تھا۔

''میں معاملے کو سمجھ گیا ہوں۔'' افسر کو اپنی جانب مڑتے ہوئے دیکھ کر مہم جو نے کہا۔

''سب سے اہم بات یہ ہے۔'' افسر نے مہم جو کا بازو پکڑتے اور اوپر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ڈیزائنر میں دھرے لگے ہیں جو سیراون کی حرکات کی نگرانی کرتے ہیں۔ یہ مشین سزا کی تحریر کی مناسبت سے کام کرتی ہے۔ میں ابھی تک سابقہ افسر اعلیٰ کی منصوبہ بندی سے استفادہ کر رہا ہوں۔ منصوبہ یہ ہے۔'' اس نے چرمی تھیلے میں سے چند کاغذات نکالے۔ ''مجھے افسوس ہے کہ میں انھیں آپ کو نہیں دے سکتا۔ یہ میرا گراں مایہ اثاثہ ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ میں انھیں آپ کے سامنے اس طرح کھولوں گا کہ آپ سب کچھ اچھی طرح دیکھ سکیں گے۔'' اس نے پہلا صفحہ پھیلایا۔ مہم جو کوئی توصیفی جملہ کہنا چاہتا تھا لیکن اسے وہاں جو کچھ دکھائی دیا' وہ ٹیڑھی میڑھی سطروں کی بھول بھلیاں کے سوا کچھ نہیں تھا جو ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں۔ یہ کاغذ پر ہر طرف اس طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ ان کے درمیان خلا بالکل مفقود تھا۔

''اسے پڑھئے۔'' افسر نے کہا۔

''میں اسے نہیں پڑھ سکتا۔'' مہم جو نے کہا۔

''یہ بالکل صاف لکھا ہے۔'' افسر نے کہا۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔'' مہم جو نے ٹال مٹول کے انداز میں کہا ''تاہم میں اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

''ہاں۔'' افسر نے قہقہہ لگایا اور کاغذ کو پرے لے گیا۔ ''یہ سکول کے بچوں کی لکھی تحریر نہیں ہے۔ اسے بغور پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسے ضرور سمجھ لیں گے۔ بیشک یہ مسودہ سہل الفہم نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ مجرم کو ایک دم سے مار دیا جائے گا بلکہ ایک خاص وقفہ کے بعد' جو اوسطاً بارہ گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے' یہ سب کچھ رونما ہوگا۔ قریب چھ گھنٹے کے بعد صورت حال میں اہم تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ اسی لئے اصل مسودے کے گرد بے شمار دائرے اور خط ہیں۔ اصل تحریر جسم پر ایک تنگ حلقے کی صورت میں لکھی جاتی ہے۔ جسم کے باقی حصے پر تزئین و آرائش کا کام ہوتا ہے۔ کیا سیراون

Scanned with CamScanner

اور مشین کے دوسرے حصوں کا کام آپ کو پسند آیا؟ آپ ذرا دیکھئے تو۔'' وہ سیڑھی پر چڑھ گیا۔ ایک چرخی کو گھمایا اور نیچے دیکھتے ہوئے بولا ''ادھر دیکھئے۔ ادھر ایک طرف ہی رہئے۔''

جبھی مشین چلنے لگی۔ اگر چرخی میں کھڑکھڑاہٹ نہ ہوتی تو یہ واقعی معرکے کی چیز تھی۔ افسر نے چرخی کے شور سے برانگیختہ ہوتے ہوئے اس پر گھونسا مارا۔ پھر معذرت خواہانہ انداز میں بازو مہم جو کی جانب پھیلائے نیچے اتر آیا تا کہ نیچے سے مشین کو کام کرتے ہوئے دیکھے۔ کوئی ایسا پرزہ تھا جو اسے ہی دکھائی دیا کہ ٹھیک کام نہیں کر رہا تھا۔ سو وہ دوبارہ اوپر چڑھا۔ دونوں ہاتھوں سے ڈیزائنر کے اندر کوئی پرزہ درست کیا۔ پھر سیڑھی استعمال کرنے کے بجائے سلاخ سے ہی چمٹ کر نیچے اترا تا کہ کم سے کم وقت صرف ہو۔ پھیپھڑوں میں ہوا بھر کر پوری طاقت سے پکارتے ہوئے مہم جو کے کان میں چیخا ''کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ سیراون نیچے آ رہا ہے۔ جب یہ مجرم کی پشت پر تحریر کا پہلا حصہ گودے گا تو اون کی تہہ خود کو لپیٹے گی اور جسم کو پلٹا دے گی تا کہ سیراون کو گودنے کے لئے نئی صاف جگہ مل سکے۔ اس دوران میں جسم کا گودا ہوا حصہ اون کی تہہ سے چپکا رہے گا جسے خاص طور پر اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ یہ خون کے اخراج کو روک دیتی اور جسم کو نئے سرے سے گودنے کے لئے تیار کرتی ہے۔ سیراون کے کناروں پر لگی دانت نما میخیں' جوں جوں جسم گھومتا ہے' زخموں پر سے روئی کو نوچ کو ایک برتن میں پھینکتی جاتی ہیں۔ لیکن سیراون کا کام اس سے بڑھ کر ہے۔ بارہ گھنٹے یہ اسی تحریر کو جسم پر زیادہ سے زیادہ گہرائی میں گودتا ہے۔ پہلے چھ گھنٹے تو مجرم کو درد محسوس ہوتا ہے۔ مزید دو گھنٹے بعد اس کے منہ سے نمدے کا ٹکرا نکال لیا جاتا ہے کیونکہ تب اس میں چیخنے کی سکت بھی باقی نہیں رہتی۔ بستر کے سرہانے برقی رو سے گرم ہونے والے پیالے میں کچھ گرم پتلی کھچڑی ڈالی جاتی ہے جس سے مجرم اگر ضرورت محسوس کرے تو جس قدر زبان سے چاٹ سکے' وہ اسے نگل سکتا ہے۔ کسی مجرم نے کبھی اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ میں اپنے وسیع تجربے کی بنیاد پر جانتا ہوں کہ تقریباً اولین چند گھنٹوں میں ہی انسان کھانے کی اشتہا کھو دیتا ہے۔ تب میں یہاں گھٹنوں کے بل جھک کر بیٹھ جاتا ہوں اور یہ سارا تماشا دیکھتا ہوں۔ مجرم اپنے آخری نوالے کو نگل نہیں پاتا۔ کچھ دیر اسے منہ میں الٹتا پلٹتا ہے۔ پھر گڑھے میں اگل دیتا ہے۔ میں تیزی سے پرے ہٹ جاتا ہوں۔ ورنہ سب کچھ میرے منہ پر آ گرے۔ چھٹے گھنٹے میں وہ بالکل خاموش ہو جاتا ہے۔ انتہائی بودے اور خشک شخص کے چہرے پر بھی نور سا چھانے لگتا ہے۔ شروعات آنکھوں سے ہوتی ہے۔ یہ ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے کا سیراون کے نیچے لیٹ جانے کو جی کرتا ہے۔ جبھی مجرم بھی تحریر کو سمجھنے لگتا ہے۔ وہ چہرے کو بھینچ لیتا ہے جیسے وہ کچھ سن رہا ہو۔ آپ نے دیکھا کہ اس مسودے کو پڑھنا کتنا مشکل ہے۔ ہمارے کارندے اسے مجرم کے زخموں سے پڑھتے ہیں۔ بے شک یہ ایک کٹھن کام ہے۔ اس کے مکمل ہونے میں چند گھنٹے لگتے ہیں۔ تب تک سیراون اس کے جسم کو چھید ڈالتا اور اسے گڑھے میں پھینک دیتا ہے جہاں وہ نیچے خون' پانی اور اون پر جا گرتا ہے۔ سزا پوری ہو جاتی ہے اور ہم یعنی یہ سپاہی اور میں مل کر اسے دفنا دیتے ہیں۔''

مہم جو کا دھیان بظاہر تو افسر کی باتوں میں تھا لیکن اصل میں وہ اپنی جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مشین کو چلتے دیکھ

Scanned with CamScanner

رہا تھا۔ مجرم بھی مشین کو دیکھ رہا تھا لیکن بے سمجھی کے ساتھ۔ پھر وہ متحرک میخوں کو چھونے کے ارادے سے آگے جھکا۔ سپاہی نے افسر سے خاص اشارہ پا کر چاقو سے عقب سے اس کی قمیص اور پتلون کو چیر ڈالا حتیٰ کہ دونوں نیچے گر گئے۔ وہ اپنی برہنگی چھپانے کے لئے لباس کو اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔ سپاہی نے کپڑوں کو ہوا میں بلند کیا اور لباس کی باقیات کو بھی اس کے جسم سے نوچ ڈالا۔ افسر نے مشین بند کی۔ فوری طور پر پیدا ہونے والی خاموش فضا میں مجرم کو سیراون کے نیچے لٹایا گیا۔ زنجیریں کھول کر اسے پٹیوں میں کسا گیا۔ مجرم اکہرے جسم کا مالک تھا۔ جونہی سوئیوں کی نوکیں اس کے جسم کو چھوئیں' اس کی جلد میں تھرتھراہٹ دوڑ گئی۔ جب سپاہی اس کے بائیں ہاتھ کو پٹوں میں جکڑ رہا تھا' اس نے تیزی سے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا۔ اس کا ہاتھ اس طرف اٹھا جدھر مہم جو کھڑا تھا۔ افسر ایک طرف کھڑا مہم جو کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے اس تعزیری کارروائی پر' جس کی تفصیل اس پر واضح کر دی گئی تھی' اس کا ردعمل جاننا چاہتا تھا۔ مشین کا پٹہ ٹوٹ گیا۔ شاید سپاہی نے اسے زیادہ کس کر باندھا تھا۔ افسر ہی کو مداخلت کرنا پڑی۔ سپاہی نے اسے دکھانے کے لئے پٹے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھایا۔

افسر اس کے قریب آیا اور بولا جبکہ اس کا چہرہ ابھی تک مہم جو کی طرف مڑا ہوا تھا ''یہ ایک پیچیدہ مشین ہے۔ پرزوں کے ٹوٹنے اور ڈھیلا ہو کر کھل جانے کو روکا نہیں جا سکتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان معمولی وقوعات سے اپنی عمومی رائے تبدیل کر لی جائے۔ اسی پٹے کو آسانی سے ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ ایک زنجیر کو استعمال کرنا ہوگا۔'' زنجیروں کو کستے ہوئے وہ دوبارہ بولا ''مشین کا انتظام سنبھالنے کے لئے وسائل محدود کر دیئے گئے ہیں۔ سابقہ افسر اعلیٰ کے دور میں اس مقصد کے لئے مختص رقم کو میں با آسانی استعمال کر سکتا تھا اس کا ایک گودام بھی تھا جہاں ہر طرح کی مرمت کے لئے فاضل پرزہ جات موجود تھے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں فضول خرچ ہوں۔ میرا مطلب ہے کہ ماضی میں تھا لیکن اب نہیں ہوں۔ نیا افسر اعلیٰ ہمارے پرانے طریقہ کار کو ہدف تنقید بنانے کے بہانے ڈھونڈتا ہے۔ اس نے مشین کے لئے مختص رقم کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اگر میں نیا پٹہ منگواؤں تو وہ ثبوت کے طور پر پرانے پٹے کا تقاضہ کرے گا۔ پھر نیا پٹہ دس سے کم دنوں میں نہیں ملے گا اور وہ بھی خام مواد سے بنا ہوا جو ناقص ہوتا ہے۔ آپ ہی بتایئے ایک پٹے کے بغیر میں اس مشین کو کیسے چلاؤں؟ اس بارے میں کوئی نہیں سوچتا۔''

مہم جو نے اپنے طور پر سوچا ''دوسروں کے معاملات میں حتمی طور پر دخل در معقولات کرنا ایک پیچیدہ بات ہے۔ وہ نہ تو اس قتل گاہ کا رکن تھا' نہ اس ریاست کا باشندہ جس کی یہ مقتل ملکیت ہے۔ اگر وہ اس کارروائی کی مذمت کرے یا واقعتاً اسے رکوانے کی کوشش کرے تو وہ اسے کہیں گے کہ وہ اجنبی ہے اور اسے اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے۔ وہ اس بات کا کوئی جواب نہیں دے پائے گا تا آنکہ وہ یہ تسلیم کر لے کہ اسے دخل اندازی کرنے کے رویے پر ندامت ہے۔ وہ محض ایک مبصر کے طور پر سفر کرتا ہے۔ دوسروں کے عدل سے متعلق رویوں کو بدلنے کی منشاء کے بغیر۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس معاملے سے اس کا کوئی مفاد وابستہ ہے۔ مجرم اس کے لئے مطلق اجنبی تھا۔ نہ اس کا ہم وطن تھا حتیٰ کہ نہ ہی اسے اس سے

Scanned with CamScanner

کوئی ہمدردی تھی۔ اسے اعلیٰ حکام کی تجویز پر یہاں بھیجا گیا تھا۔ اعزاز کے ساتھ اس کا استقبال ہوا تھا۔ پھر یہ بات بھی تھی کہ اسے سزا کے مشاہدے کے لئے بطور خاص مدعو کیا گیا تھا' اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کی رائے کو خاص اہمیت دی جائے گی۔ یہ بات اس لیے بھی درست مانی جاسکتی ہے کہ افسر بالا جیسا کہ اسے معلوم تھا' اس کارروائی کو مزید جاری رکھنے کے حق میں نہیں تھا اور نہ اس کا افسر کے ساتھ رویہ ہی ہمدردانہ تھا۔''

مہم جو نے افسر کو غصے میں چیختے ہوئے سنا۔ اس نے بروقت نمدے کو مجرم کے منہ میں نہیں ٹھونسا تھا۔ متلی کی شدت سے اس نے آنکھیں بھینچ لیں اور قے کر دی۔ افسر نے بسرعت نمدے کو اس کے منہ سے نکالا اور اس کا سر گڑھے کی طرف موڑنے کی کوشش کی۔ تاہم دیر ہو چکی تھی۔ قے کا مواد مشین میں پھیل گیا۔

''ساری غلطی افسر اعلیٰ کی تھی۔'' افسر نے بے خیالی میں سامنے پیتل کی سلاخ کو ہلاتے ہوئے چلا کر کہا ''مشین ایک خنزیر خانے کی طرح گندی اور بدبودار ہے۔'' کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے مہم جو پر اصل صورت حال واضح کرنے کی کوشش کی۔ ''نئے لوگ بہت نازک مزاج ہیں۔ میں گھنٹوں افسر اعلیٰ سے مغزماری کرتا رہا کہ مجرم کو سزا دینے سے پہلے پورا دن بھوکا رکھا جائے؟ انتظامیہ کی خواتین نے مجرم کو یہاں بھیجنے سے پہلے میٹھی گولیاں کھلائیں۔ یہ ساری عمر بدبودار مچھلی پر گزر اوقات کرتا رہا اور اب اسے میٹھی گولیاں کھلائی جا رہی ہیں۔ میں اس کی مخالفت میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ آخر انتظامیہ مجھے نیا نمدا کیوں نہیں لے کر دیتی جس کے لئے میں پچھلے تین مہینوں سے التجا کر رہا ہوں۔ ایسا نمدہ جسے پہلے ہی سینکڑوں افراد اپنے منہ میں لے اور اپنے آخر لمحوں میں چبا چکے ہوں' اسے منہ میں لیتے ہوئے کیا جی نہیں متلائے گا؟''

مجرم نے سر پیچھے گرا لیا۔ اب وہ پرسکون دکھائی دے رہا تھا۔ سپاہی مجرم کی قمیص سے مشین کو صاف کر رہا تھا۔ افسر مہم جو کی طرف مڑا جو کسی مبہم احساس کے تحت ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ افسر نے اسے ہاتھ سے پکڑا اور ایک طرف لے چلا۔

''میں تخلیے میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں'' اس نے کہا ''کیا آپ چلیں گے؟''

''بیشک۔'' مہم جو نے کہا اور جھکی ہوئی نگاہوں کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو گیا۔

''اس وقت تعزیری طریقہ کار اور کارروائی کا اس بستی میں کوئی حامی موجود نہیں ہے۔ میں اس کا واحد حامی ہوں اور سابقہ اعلیٰ افسر کی روایت کا واحد امین بھی۔ میں اس طریقہ کار میں مزید اضافے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ میں نے اس کو اسی حالت میں قائم رکھنے کے لیے اپنی ساری توانائی صرف کر دی ہے۔ سابقہ اعلیٰ افسر کی زندگی میں یہ قصبہ اس کے طرف داروں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے ارادے کی مضبوطی بہت معمولی حد تک میرے اندر آئی ہیں۔ لیکن اصل میں اس کی طاقت کا ایک ایٹم بھی مجھے نہیں ملا۔ اب صورت یہ ہے کہ اس کے تمام طرف دار منظر سے غائب ہو چکے ہیں۔ اب بھی ان میں سے بہت سے باقی ہوں گے۔ لیکن وہ سامنے آنے پر تیار نہیں ہیں۔ اگر آپ کا آج کافی ہاؤس جانا ہو تو سنیے گا عوامی رائے کیا ہے؟ آپ کو شائد مبہم آراء ہی سننے کو ملیں گی۔ لیکن موجودہ افسر بالا اور اس کی خواتین کے لیے یہ سب کچھ بے کار ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ افسر اعلیٰ اور اس عورت کے باعث' جس سے وہ از حد متاثر ہے' کیا یہ شاہکار' یہ زندگی بھر کی کاوش (

Scanned with CamScanner

اس نے مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) رائیگاں نہیں جارہی ہے؟ کیا یہ سب کچھ ہونے دینا چاہئے؟ لیکن اب یہ سب باتیں بے کار ہیں۔ محض ایک اعلان ہوگا ور منصف کے طور پر میری حیثیت ختم ہو جائے گی۔ افسر اعلیٰ کے دفتر میں اجلاس ہو رہے ہیں اور مجھے ان میں مدعو نہیں کیا جاتا۔ آپ کے آج یہاں آنے میں بھی مجھے ان کی کوئی چال معلوم ہوتی ہے۔ وہ بزدل ہیں اور ایک اجنبی کو آڑ کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

ماضی میں تعزیری کارروائی کتنے مختلف انداز میں ہوتی تھی۔ تقریب سے ایک روز پہلے ہی وادی لوگوں سے کھچا کھچ بھر جاتی۔ وہ دور دور سے یہ تماشہ دیکھنے آتے۔ صبح سویرے افسر اعلیٰ اپنی عورتوں کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا۔ شہنائیاں سارے میں گونج اٹھتیں۔ میں اطلاع دیتا کہ تیاری مکمل ہے۔ افسران کا اجتماع، جس میں غیر حاضر ہونے کی کبھی کسی کو جرات نہیں ہوئی، مشین کے گرد اکھٹا ہو جاتا۔ بید کی کرسیوں کا ڈھیر اس ابنوہ کی نہایت مختصر باقیات میں سے ایک ہے۔ مشین بھی نئی، صاف اور چمکدار تھی۔ ہر سزا کے موقع پر مجھے فالتو پرزے فراہم کئے جاتے۔ سینکڑوں تماشائیوں کے سامنے، جو اپنے پنجوں کے بل ممکنہ حد تک اونچا ہونے کی کوشش کرتے، افسر اعلیٰ بذات خود مجرم کو سیراون کے نیچے لٹاتا۔ آج جو کام ایک سپاہی انجام دیتا ہے تب وہ میرے ذمہ تھا۔ ایک امیر مجلس کا کام۔ اور یہ میرے لئے اعزاز تھا۔ پھر سزا شروع ہوتی۔ کوئی غیر موافق آواز مشین کے کام میں مخل نہ ہوتی۔ کچھ تو اسے دیکھنے کی بھی پرواہ نہ کرتے اور آنکھیں بند کر کے ریت پر لیٹ جاتے۔ انھیں یقین ہوتا کہ اب عدل ہوگا۔ گہرے سکوت میں مجرم کی آہوں کے سوا جو منہ میں ٹھنسے ڈھاٹے کے سبب بڑبڑاہٹ آمیز ہوتیں، اور کچھ سنائی نہ دیتا۔ اب اس مشین میں اتنا زور نہیں رہا کہ کسی مجرم کو اتنا اونچا کراہنے پر مجبور کرے کہ منہ میں ٹھنسے نمدے کے باوجود اس میں سے بڑبڑاہٹ بلند ہو۔ ان دنوں لکھنے والی سوئیوں سے خاص طرح کا تیزابی محلول رستا تھا جس کے استعمال کی اب ہمیں ممانعت ہے۔ خیر چھٹا گھنٹہ شروع ہوتا۔ ممکن ہی نہیں تھا کہ کسی کی اس منظر کو قریب سے مشاہدہ کرنے کی درخواست قبول کی جائے۔ افسر اعلیٰ خاص حکمت کے تحت یہ فرمان جاری کرتا کہ بچوں کو ترجیح دی جائے۔ مجھے اپنے منصب کی رعایت سے اسے دیکھنے کی سہولت حاصل تھی۔ اکثر اوقات کسی چھوٹے بچے کو بازو میں اٹھا کر میں آگے ہو جاتا۔ کیسے ہم مجرم کے چہرے پر تبدیلی ہیئت کے منظر میں محو ہوتے۔ کیسے ہمارے رخسار اس عدل کی افشانی سے بھیگ جاتے جس کا مظاہرہ وہاں ہوتا تھا۔ کیا خوب زمانے تھے!''

فرط جذبات میں وہ قطعی فراموش کر چکا تھا کہ کسی سے مخاطب ہے۔ اس نے مہم جو کو اپنی آغوش میں لیا اور سر اس کے شانے پر رکھ دیا۔ مہم جو شدید گھبراہٹ کے ساتھ مضطربانہ افسر کے سر سے پرے دیکھ رہا تھا۔ سپاہی صفائی کا کام مکمل کر چکا اور تسلے میں ایک ڈھونگے سے چاول کی پتلی کھچڑی انڈیل رہا تھا۔ مجرم جو بھوک سے بے حال تھا، نے سپاہی کو کھچڑی انڈیلتے دیکھا تو اپنی زبان چاول تک پہنچانے کی کوشش کرنے لگا۔ سپاہی نے اسے واپس دھکیلا۔ کیونکہ کھچڑی اگلے ایک گھنٹے تک کی خوراک تھی۔ لیکن یہ بات نہایت غیر مناسب تھی کہ دوسرے تک پہنچنے سے پہلے سپاہی اپنے میلے ہاتھ تسلے میں ڈالے خود ہی کھچڑی کھا رہا تھا۔ افسر نے اپنے حواس مجتمع کئے۔

Scanned with CamScanner

''میں آپ کو پریشان کرنا نہیں چاہتا'' افسر بولا ''میں جانتا ہوں کہ گزرے ہوئے دنوں کو اب معتبر ثابت کرنا ممکن نہیں ہے۔ خیر مشین کام کر رہی ہے اور اپنے طور پر تا حال موثر ہے۔ اس کے باوجود کہ یہ اس وادی میں تنہا کھڑی رہتی ہے، یہ موثر ہے۔ اب بھی لاش آخر میں خود بخود نیچے گڑھے میں جا گرتی ہے۔ حالانکہ اس کے گرد حسب سابق مکھیوں کی طرح سینکڑوں لوگ جمع نہیں ہوتے۔ ان دنوں ہمیں گڑھے کے گرد مضبوط جنگلہ لگانا پڑتا تھا۔ اب تو اسے اکھاڑے گئے بھی بہت عرصہ بیت گیا ہے۔''

مہم جو چہرے کو افسر کی طرف سے موڑے بلا مقصد ہی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ افسر کو گمان ہوا شاید وہ وادی کی وسعت کا جائزہ لے رہا ہے۔ اس نے اسے ہاتھوں سے پکڑا اور موڑ کر اپنے سامنے لایا اور پوچھا ''کیا آپ کو اس صورتحال پر ندامت محسوس ہو رہی ہے؟''

مہم جو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ افسر نے کچھ دیر اسے خاموشی سے تکا۔ ٹانگوں کو پھیلائے، ہاتھوں کو کولھوں پر رکھے، وہ ساکت کھڑا زمین کو گھور رہا تھا۔ پھر پر اعتماد مسکراہٹ کے ساتھ مہم جو کو دیکھا اور کہا ''جب افسر اعلیٰ نے آپ کو یہاں مدعو کیا تو میں آپ کے نزدیک ہی کھڑا تھا۔ میں نے اسے آپ کو دعوت دیتے ہوئے سنا تھا۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے فوراً اندازہ ہو گیا کہ وہ کیا چاہتا تھا؟ وہ اتنا بااختیار ہے کہ میرے خلاف کچھ بھی کر سکتا ہے۔ لیکن اس میں اتنی جرات نہیں ہے۔ وہ آپ کی رائے کو میرے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ایک گراں قدر اجنبی کی رائے۔ اس نے بڑی احتیاط سے یہ سارا منصوبہ بنایا ہے۔ اس خطے پر یہ آپ کا دوسرا دن ہے۔ آپ سابقہ افسر اعلیٰ اور ان کے کام کے طریقہ کار سے واقف نہیں ہیں۔ آپ یورپی انداز فکر سے خوگر ہیں۔ شاید آپ اصولی طور پر سزائے موت ہی کے خلاف ہوں اور خصوصی طور پر موت دینے والے ان میکانکی آلات کے۔ آپ خود دیکھیں گے کہ اس تعزیری کارروائی کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے۔ یہ محض ایک ادنیٰ تقریب ہے جو ایک پرانی اور گھسی ہوئی مشین کی ہمراہی میں منعقد ہو رہی ہے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر زیادہ قرین قیاس بات یہ ہے (جیسا خود اعلیٰ افسر بھی چاہتا ہے) کہ آپ میرے طریقہ کار کو یکسر رد کر دیں گے۔ بالفرض اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ پھر بھی حقیقت کو نہیں چھپائیں گے۔ میں افسر اعلیٰ کے نقطہ نظر سے بات کر رہا ہوں۔ آپ اپنے خوب گتھے ہوئے نتائج پر اعتماد کرنے والے شخص ہیں۔ بالکل درست۔ آپ نے بہت سے لوگوں کے عجیب رویوں کو دیکھا اور انہیں سمجھنا سیکھا ہے۔ سو امید ہے آپ ہمارے طریقہ کار کے خلاف کوئی سخت رائے قائم نہیں کریں گے جیسا آپ خود اپنے ملک میں ایسے کسی اقدام کے بارے میں سوچتے ہوں گے۔ افسر اعلیٰ کو اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اس کے لیے ایک رسمی حتیٰ کہ ایک غیر محتاط رائے بھی کافی ہوگی۔ اسے حقیقی خیالات کی نمائندگی کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ بس اس حد تک ہی وہ آپ کو سنے گا جس سے اس کا مقصد پورا ہو جائے۔ وہ آپ کو کائیاں سوالات سے مشتعل کرنے کی کوشش کرے گا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس کی عورتیں آپ کے گرد بیٹھ جائیں گی اور آپ کو کچھ ایسی بات کہیں گی جیسے یہ کہ ہمارے ملک میں تعزیری کارروائی مختلف انداز میں ہوتی ہے یا ہمارے ملک میں قیدی کو سزا دینے سے پہلے تفتیش کی جاتی ہے یا

Scanned with CamScanner

قرون وسطیٰ کے بعد سے ہم نے تشدد کی روایت ختم کر دی ہے' وغیرہ وغیرہ۔ یہ بیانات اتنے بے ضرر ہیں کہ میرے طریقہ کار پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ افسر اعلیٰ بھلا ان بیانات پر کیا ردعمل ظاہر کرے گا؟ میں اسے تصور کر سکتا ہوں۔ ہمارے محترم افسر اعلیٰ دفعتاً اپنی کرسی پر سے سرکائیں گے اور بالکنی کی طرف بڑھیں گے۔ لیکن میں دیکھ سکتا ہوں کہ اس کی عورتیں بھی اس کے پیچھے پیچھے ہوں گی۔ میں اس کی آواز سن سکتا ہوں۔ عورتیں اسے طوفانی آواز کہتی ہیں۔ وہ کچھ یوں کہے گا کہ ایک معروف مغربی سراغ رساں' جنہیں دنیا کے تمام ملکوں میں تعزیری کارروائی کا مشاہدہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے' نے عدل قائم کرنے کی ہماری قدیم روایت کو غیر انسانی قرار دیا ہے۔ ایسی اہم شخصیت سے یہ رائے ملنے کے بعد میرے لئے ممکن نہیں رہتا کہ اس کارروائی کو مزید جاری رکھنے کی اجازت دوں۔ سو آج سے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ۔۔۔۔ یا یہ ایسی ہی کوئی بات ہوگی۔ ہوسکتا ہے آپ دخل اندازی کریں کہ آپ نے ایسی کوئی بات نہیں کی اور یہ کہ آپ نے میرے طریقہ کار کو غیر انسانی قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس کے برعکس اپنے عمیق تجربے سے آپ نے سیکھا ہے کہ یہ انتہائی نفیس اور انسانی وقار کے عین مطابق ہے۔ اور یہ بھی کہ آپ اس مشین کے معترف ہیں۔ لیکن تب بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ آپ بالکنی پر ہی نہیں پہنچ پائیں گے۔ وہاں عورتوں کا جم غفیر ہوگا جو آپ کی توجہ اپنی جانب منعطف کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ چلانا چاہیں گے۔ لیکن ایک عورت کا ہاتھ آپ کے ہونٹوں پر آجائے گا اور میری اور سابقہ افسر اعلیٰ کی ساری محنت اکارت چلی جائے گی۔''

مہم جو نے اپنی مسکراہٹ کو دبایا۔ اس نے نرمی سے کہا'' آپ نے میری حیثیت کا غلط اندازہ لگایا ہے۔ افسر اعلیٰ نے میرے سفارشی خطوط پڑھے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ میں تعزیری کارروائی کے تجزیئے کا ماہر نہیں ہوں۔ بالفرض اگر مجھ سے رائے مانگی گئی تو یہ بالکل ایک عمومی رائے ہوگی جو ایک عام شخص کی رائے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ کم از کم افسر اعلیٰ کی رائے سے کم ہی موثر ہوگی جو، جیسا کہ میں سمجھ پایا ہوں، اس قتل گاہ میں اعلیٰ اور وسیع اختیارات رکھتا ہے۔ اگر آپ کے طریقہ کار سے متعلق اس کی رائے اچھی نہیں ہے جیسا کہ آپ کو یقین ہے تو مجھے خدشہ ہے کہ آپ کی روایت کا اختتام یقینی ہے اور اس مقصد کے لئے اسے میری کسی ہمدردانہ رائے کی ضرورت نہیں ہے۔''

کیا واقعی یہ بات افسر کے پلے پڑی تھی؟ نہیں وہ کچھ بھی نہیں سمجھا تھا۔ اس نے پرجوش انداز میں سر ہلایا۔ سرسری طور پر ایک طرف کھڑے مجرم اور سپاہی کو دیکھا۔ وہ دونوں چاولوں کی کھچڑی پر ٹوٹے پڑے تھے۔ پھر مہم جو کے قریب آیا اور اس کے چہرے کو دیکھے بغیر اس کے کوٹ پر کسی جگہ اپنی نگاہ جما کر مدہم آواز میں بولا'' آپ افسر اعلیٰ کو نہیں جانتے۔ لیکن میرا یقین کیجئے۔ میں نے یہاں آپ کے اثر و نفوذ کا غلط اندازہ نہیں لگایا۔ جب میں نے سنا کہ آپ بہ نفس نفیس اس کارروائی کو دیکھنے تشریف لا رہے ہیں تو مجھے بہت مسرت ہوئی۔ افسر اعلیٰ نے یہ سارا اہتمام مجھے زد پہنچانے کے لئے کیا ہے۔ لیکن میں صورتحال کو اپنے حق میں بدل دوں گا۔ آپ اس کارروائی کا نظارہ کرنے والوں کی سرگوشیوں اور مشتبہ نگاہوں سے پریشان ہونے کے بجائے' جن سے احتراز ممکن نہیں ہے' یہاں میری معروضات سن رہے اور اطمینان سے سارے عمل کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ یقیناً آپ اپنی رائے قائم کر چکے ہوں گے۔ بالفرض اگر آپ کے ذہن میں کچھ قابل وضاحت

Scanned with CamScanner

سوالات موجود ہیں تو اس کارروائی کو دیکھنے بعد وہ باقی نہ رہیں گے۔ آپ سے استدعا ہے کہ افسر اعلیٰ کے خلاف میری مدد فرمائیں۔''

مہم جو نے اسے ٹوک دیا اور کہا ''میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں؟ ناممکن ہے۔ میں نہ آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں نہ آپ کو کوئی گزند پہنچا سکتا ہوں۔''

''ہاں آپ ایسا کر سکتے ہیں۔'' افسر نے کہا۔ مہم جو نے واضح طور پر دیکھا کہ افسر نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں ''ہاں آپ کر سکتے ہیں۔'' افسر نے زیادہ اصرار کے ساتھ کہا ''میرے ذہن میں ایک منصوبہ ہے جو ضرور کامیاب ہوگا۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی حیثیت کمزور ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ بالفرض یہ مان لیا جائے کہ وہی سچ ہے جو آپ سوچتے ہیں تو پھر بھی روایت کو محفوظ رکھنے کی خاطر یہ ضروری نہیں رہتا کہ آپ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جائے۔ آپ غور سے میرا منصوبہ سنئے۔ پہلی بات جو بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس کارروائی سے متعلق اپنی رائے دینے سے ممکنہ حد تک احتراز کریں۔ جب تک براہ راست آپ سے نہ پوچھا جائے' آپ خاموشی اختیار کریں' یا اگر کچھ کہیں بھی تو کوئی مختصر اور رسمی بات کریں۔ مثلاً یہ رائے دیں کہ آپ اس معاملے پر گفتگو نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس طرح آپ تحمل کا دامن چھوڑ بیٹھیں گے یا یہ کہ اگر آپ نے کچھ کہا تو وہ ضرور تلخ ہوگا۔

میں نے آپ سے یہ نہیں کہا کہ آپ جھوٹ بولیں۔ آپ مختصر جوابات دیں۔ جیسے یہ کہ 'ہاں میں نے تعزیری کارروائی دیکھی ہے یا ہاں مجھے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ بس ایسی ہی کچھ باتیں۔ اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ اس طرح آپ خود کو کسی دباؤ کے زیر اثر آنے سے بچا لیں گے۔ وہ آپ کے الفاظ سے اپنی منشا کے مطابق غلط مفہوم اخذ کرنے کی کوشش کرے گا۔ انتظامیہ کے دفتر میں تمام افسران کا ایک بڑا اجلاس ہوگا۔ افسر اعلیٰ خود صدارت کرے گا۔ اسے یہ کمال حاصل ہے کہ وہ ایسے اجلاسوں کو عوامی تقریبات میں بدل دیتا ہے۔ اس نے غلام گردش تعمیر کی ہے جو ہمیشہ تماشائیوں سے کھچا کھچ بھری رہتی ہے۔ مجھے چار و ناچار ان اجلاسوں میں شرکت کرنا پڑتی ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو' آپ کو اجلاس میں مدعو کیا جائے گا۔ اگر آپ میرے مشورے کے مطابق عمل کریں تو دعوت نامہ فوری التماس میں بدل جائے گا۔ بالفرض اگر چند پراسرار وجوہات کی بناء پر آپ کو مدعو نہیں کیا جاتا تو آپ خود اس کا تقاضا کریں۔ آپ کو وہاں بلا لیا جائے گا ۔کل آپ افسر اعلیٰ کے دفتر میں اس کی خواتین کے ساتھ براجمان ہوں گے۔ آپ کی موجودگی کا یقین کرنے کے بعد وہ اوپر دیکھتا رہے گا۔ وہاں ہونے والے متعدد سطحی اور مضحکہ خیز وقوعات کے بعد' جنہیں صرف حاضرین کو متاثر کرنے کے لئے رونما کیا جاتا ہے' محض سرسری انداز میں ہمارے تعزیری طریقہ کار کو موضوع بحث بنایا جائے گا۔ اگر افسر اعلیٰ خود یہ معاملہ نہیں چھیڑتا یا ایسا کرنے میں سستی برتتا ہے تو میں خود ہی کوئی ایسا اشارہ دوں گا۔ میں کھڑا ہو جاؤں گا اور انہیں اطلاع دوں گا کہ سزا دی جا چکی ہے۔

یہ ایک مختصر سا بیان ہوگا۔ ایسا بیان گو غیر اہم ہے لیکن میں ایسا ہی کروں گا۔ افسر اعلیٰ ہمیشہ کی طرح میٹھی مسکراہٹ

Scanned with CamScanner

کے ساتھ میرا شکریہ ادا کرے گا۔ پھر وہ خود کو روک نہیں پائے گا۔ وہ اس موقع کو استعمال کرے گا۔ 'اطلاع مل چکی ہے' وہ کچھ یوں کہے گا۔ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ہوں گے کہ 'آج سزا دی گئی ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ ایک معروف مہم جو نے سزا کا مشاہدہ کیا ہے جن کی یہاں آمد ہمارے قصبے کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ اس اجلاس میں ان کی موجودگی اس موقع کی اہمیت کو دو چند کرتی ہے۔ کیا ہمیں ان سے درخواست نہیں کرنی چاہئے کہ وہ سزا کے ہمارے روایتی قواعد اور ان پر عمل درآمد کے طریقہ کار پر اپنی رائے کا اظہار کریں؟' قدرتی طور پر عوام اس بات سے اتفاق کے اظہار کے طور پر پُر جوش انداز میں تالیاں پیٹیں گے۔

افسر اعلیٰ آپ کے سامنے جھکے گا اور کہے گا ''یہاں موجود افراد کی طرف سے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔'' آپ اٹھ کر سامنے آجائیں گے۔ اپنے ہاتھ ایسی جگہ رکھیئے گا جہاں سبھی دیکھ سکیں۔ بصورت دیگر خواتین اسے پکڑ لیں گی اور آپ کی انگلیاں دبائیں گی۔ آپ کچھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ معلوم نہیں میں کیسے اس لمحے کے انتظار کا کرب سہہ پاؤں گا۔ اپنے خطاب کے دوران خود کو ہر طرح کے دباؤ سے آزاد رکھنے کی کوشش کریں اور بآواز بلند سچ بیان کیجئے۔ نشست کے آگے جھک کر چلائیے..... ہاں بے شک چلا کر حتمی اور غیر متزلزل رائے دیجئے۔ شاید آپ ایسا نہیں کرنا چاہیں گے۔ یہ آپ کے مزاج کے موافق نہیں ہے۔ آپ کے ملک میں لوگ شاید ایسے موقعوں پر مختلف رویہ ظاہر کرتے ہوں گے۔ خیر یہی ٹھیک ہے۔ یوں بھی ہمارا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

آپ کھڑے بھی مت ہوں۔ بس چند الفاظ کہیں۔ چاہے سرگوشی میں' لیکن جسے نیچے کھڑے افسران سن سکیں۔ اتنا کہنا ہی کافی ہوگا۔ آپ کو یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ عوام میں اس سزا کی طرف داری کا رجحان کم ہے۔ یا چیختے پیسے، شکستہ پٹے اور غلیظ نمدے کے ڈھاٹے کا ذکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب خود سنبھال لوں گا۔ آپ یقین کیجئے اگر میری الزام تراشی سے وہ کانفرنس ہال سے بھاگ نہ گیا تو ضرور میں اسے اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دوں گا۔' سابقہ افسر اعلیٰ میں آپ کا عاجز خادم ہوں۔' یہ ہے میرا منصوبہ۔ کیا اسے کامیاب بنانے میں آپ میرا ساتھ دیں گے۔ بے شک آپ میرا ساتھ دیں گے۔ اس سے بڑھ کر آپ کیا چاہیں گے؟''

افسر نے مہم جو کو دونوں بازوؤں سے پکڑا اور گہرے سانس لیتے ہوئے اس کے چہرے پر اپنی نگاہیں جما دیں۔ اس نے آخری جملہ بلند آواز میں چیخ کر کہا کہ سپاہی اور مجرم دونوں تھرا گئے۔ انہیں کوئی ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ انہوں نے کھانا موقوف کر دیا اور منہ میں موجود نوالے کو چباتے ہوئے مہم جو کو دیکھنے لگے۔ آغاز گفتگو ہی سے مہم جو نے بین طور پر طے کر لیا تھا کہ اسے کیا جواب دینا ہے۔ اسے زندگی میں متعدد بار ایسے حالات کا تجربہ ہوا تھا۔ وہ کسی ابہام کا شکار نہیں تھا۔ وہ ایک معزز اور نڈر انسان تھا۔ سپاہی اور مجرم کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پا کر اسے کچھ ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی۔

بس ایک لحظہ ٹھہر کر اس نے وہی کچھ کہا جو وہ کہنا چاہتا تھا ''نہیں۔'' افسر نے کئی مرتبہ اپنی آنکھیں جھپکائیں۔ ''کیا آپ چاہیں گے کہ میں اپنی بات کی وضاحت کروں۔'' مہم جو نے کہا۔ افسر نے کوئی لفظ کہے بغیر اثبات میں سر ہلایا۔

Scanned with CamScanner

''میں اس تعزیری کارروائی کی حمایت نہیں کرتا'' مہم جو نے کہا'' آپ کے مجھے اعتماد میں لینے سے بھی پہلے میں اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کیا یہاں دخل در معقولات کرنا میرا فرض ہے اور کیا میری مداخلت سے صورت حال میں تبدیلی کا کوئی معمولی امکان موجود ہے۔ تب مجھے سمجھ میں آیا کہ مجھے کس سے رجوع کرنا چاہئے' بلاشبہ افسر اعلیٰ سے۔ آپ نے میری اس فیصلے تک پہنچنے میں مدد کی ہے۔ میں آپ کی اس روایت سے مخلصانہ وابستگی سے متاثر ہوا ہوں۔ گو یہ بات میری رائے پر اثر انداز نہیں ہو سکتی ہے۔''

افسر خاموش کھڑا رہا۔ پھر مشین کی طرف مڑا۔ پیتل کی ایک سلاخ اٹھائی اور کچھ پیچھے جھکتے ہوئے ڈیزائنر کا بغور جائزہ لیا۔ جیسے یقین کرنا چاہتا ہو کہ یہ درست حالت میں ہے۔ معلوم ہوتا تھا سپاہی اور مجرم دونوں اصل معاملہ کی تہہ تک پہنچ گئے تھے۔ مجرم سپاہی کو کچھ اشارے کر رہا تھا لیکن کسے ہوئے پٹوں میں اسے ہر حرکت دشوار معلوم ہو رہی تھی۔ سپاہی اس پر جھکا ہوا تھا۔ مجرم نے اس کے کان میں کچھ سرگوشی کی۔ سپاہی نے اثبات میں سر ہلایا۔

مہم جو افسر تک گیا اور بولا'' آپ نہیں سمجھ سکے کہ میرا مطلب کیا تھا۔ میں افسر اعلیٰ سے اس تعزیری عمل سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کروں گا لیکن عوامی اجتماع میں نہیں بلکہ تخلیئے میں۔ نہ ہی میرے پاس اتنا وقت ہے کہ میں کسی اجلاس میں شرکت کر سکوں۔ میں کل علی الصبح یہاں سے چلا جاؤں گا یا کم از کم اپنے جہاز میں سوار ہو چکا ہوں گا۔''

معلوم ہوتا تھا' افسر نے اس کی کوئی بات نہیں سنی'' تو آپ کو یہ طریقہ کار معقول نہیں لگا۔'' اس نے جیسے اپنے آپ ہی سے سوال کیا اور مسکرایا جیسے پختہ کار انسان کسی طفلانہ غیر معقولیت پر مسکراتا اور اپنے تفکر کو مسکراہٹ کی آڑ میں چھپا لیتا ہے۔

''تو پھر وقت آ گیا ہے۔'' آخر اس نے کہا اور معاً چمکتی ہوئی آنکھوں سے مہم جو کو دیکھا جس میں پختہ ارادے کی جھلک موجود تھی۔

''کیسا وقت؟'' مہم جو نے بے چینی سے پوچھا۔ افسر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''تم آزاد ہو۔'' افسر نے مجرم سے مقامی زبان میں کہا۔ فوری طور پر اس شخص کو یقین نہ آیا'' ہاں تمہیں آزاد کیا جاتا ہے۔'' افسر نے اپنی بات دہرائی۔ پہلی بار مجرم کے چہرے پر حقیقی جذبے کی چمک ابھری۔ کیا واقعی یہ سچ ہے؟ کیا یہ محض افسر کی متلون مزاجی کا ایک رنگ تو نہیں ہے جو ابھی بدل جائے گا؟ کیا اجنبی مہم جو نے اس سے درخواست کی تھی؟ یہ سب کیا تھا؟ اس کے چہرے سے یہ سارے سوالات پڑھے جا سکتے تھے۔ لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہی۔ یہ جو کچھ بھی ہوا' اگر واقعی ایسا ہے تو اسے آزاد ہو جانا چاہئے۔ اس نے سیراون میں خود کو آزاد کرنے کے لیے ہاتھ پیر مارے۔

''تم ان پٹیوں کو توڑ دو گے۔'' افسر چلایا۔'' خاموش لیٹے رہو۔ ہم ابھی کھولتے ہیں۔'' پھر سپاہی کو مدد کا اشارہ کر کے وہ اسے کھولنے لگا۔ مجرم بغیر بولے آپ ہی آپ ہنسا۔ کبھی چہرہ بائیں جانب افسر کی طرف موڑ لیتا۔ کبھی دائیں جانب سپاہی کی طرف اور کبھی مہم جو کی طرف۔

''اسے باہر نکالو۔'' افسر نے حکم دیا۔ سیراون کی وجہ سے اس عمل میں احتیاط ضروری تھی۔ مجرم اپنے اتاولے پن کی

Scanned with CamScanner

وجہ سے اپنی کمر زخمی کر چکا تھا۔ اس کے بعد افسر نے اسے قریب قریب فراموش کر دیا۔ وہ مہم جو کے پاس واپس گیا۔ اپنا وہی مختصر چرمی تھیلا نکالا۔ اس میں کاغذوں کو کھنگالا اور ایک کاغذ باہر نکالتے ہوئے مہم جو کو دکھایا اور کہا ''اسے پڑھئے۔'' وہ بولا۔

''میں نہیں پڑھ سکتا۔'' مہم جو نے جواب دیا۔ ''میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ مجھ سے یہ تحریر نہیں پڑھی جا سکی۔''

''اسے غور سے دیکھئے۔'' افسر نے کہا اور مہم جو کے قریب آ گیا تا کہ اسے پڑھنے میں دقت نہ ہو۔ وہ پھر بھی کچھ نہ پڑھ سکا تو اسے پڑھنے میں سہولت دینے کے لئے اپنی چھوٹی انگشت کو کاغذ کی سطح سے کچھ فاصلے پر رکھتے ہوئے' جیسے چھونے سے تحریر شکستہ ہونے کا خدشہ تھا' ایک خاص لفظ پر ٹھہرا لیا۔ مہم جو نے افسر کی خوشنودی کی خاطر پڑھنے کی کوشش کی لیکن وہ کچھ نہ سمجھ پایا۔ افسر نے حروف تہجی الگ الگ کر کے ادا کئے اور پھر تمام الفاظ پڑھے۔ ''عدل کرو۔ یہی لکھا ہے۔ اب آپ اس کو پڑھ سکیں گے۔'' مہم جو مزید آگے جھک گیا جس سے افسر کو خدشہ محسوس ہوا کہ وہ تحریر کو چھو لے گا۔ اس نے کاغذ مزید پرے ہٹا لیا۔ مہم جو خاموش رہا۔ واضح تھا کہ وہ ہنوز کچھ نہیں پڑھ سکا تھا۔

''عدل کرو! یہی لکھا ہے۔'' افسر نے پھر سے کہا۔

''شاید یہی لکھا ہو۔'' مہم جو نے کہا ''مجھے آپ پر اعتماد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' افسر نے کسی حد تک مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔ وہ کاغذ کے ٹکڑے کو ساتھ لیے زینے پر چڑھ گیا۔ بہت احتیاط کے ساتھ اس نے اسے ڈیزائنر کے اندر رکھا۔ معلوم ہوتا تھا وہ تمام کھانچے دار پہیوں کی ترکیب بدل رہا تھا۔ یہ ایک دقت طلب کام تھا۔ وہاں بہت چھوٹے پہیے بھی تھے۔ کبھی کبھار افسر کا سر مکمل طور پر ڈیزائنر کے اندر غائب ہو جاتا۔ مہم جو نیچے کھڑا مخل ہوئے بغیر اس کارروائی کا بغور مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس کی گردن اکڑ گئی اور آنکھیں آسمان پر چمکتے سورج کی شعاعوں سے بھنچ گئی تھیں۔

مجرم اور سپاہی اپنے کام میں جتے ہوئے تھے۔ سپاہی نے گڑھے سے مجرم کی قمیص اور پاجامے کو سنگین کی نوک سے باہر نکالا۔ قمیص کراہت انگیز حد تک غلاظت میں لتھڑی ہوئی تھی۔ اس نے اسے بالٹی میں پانی سے دھویا۔ مجرم نے قمیص اور پاجامہ پہن لیا تو سپاہی اور وہ دونوں قہقہہ مار کر ہنسے۔ لباس پشت سے چاک تھا۔ جیسے یہ فرض کرتے ہوئے کہ وہ سپاہی کو محظوظ کرے، مجرم اس کے سامنے کٹے پھٹے لباس میں اپنے قدموں پر پھرکی کی طرح گھومنے لگا۔ سپاہی ہنستے ہوئے زمین پر گھٹنے مار کر لوٹنے لگا۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ دو معزز افراد کی موجودگی کے پیش نظر اپنی ہنسی کو دبانے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔

خود ہی سارا کام کرنے کے بعد افسر نے مسکراتے ہوئے مشین کے پرزوں کا ایک بار پھر تفصیلی جائزہ لیا۔ ڈیزائنر کا ڈھکنا بند کیا جو اب تک کھلا ہوا تھا۔ پھر وہ نیچے کودا۔ پہلے گڑھے اور پھر مجرم کو دیکھا۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کپڑے گڑھے میں سے نکال لئے گئے تھے' وہ ہاتھ دھونے کے لئے پانی کی بالٹی تک گیا۔ اسے غلاظت سے بھرا ہوا دیکھ کر اس کے چہرے پر ناگواری کی شکنیں ابھریں۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو ریت میں گھسیڑ دیا۔ ہاتھ صاف کرنے کا یہ متبادل طریقہ

Scanned with CamScanner

اسے پسند نہیں تھا۔ لیکن اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ وہ اپنی سرکاری جیکٹ کے بٹن کھولنے لگا۔ ایسا کرتے ہوئے دونوں نسوانی رومال، جنہیں اس نے کالر کے نیچے جما رکھا تھا، اس کے ہاتھوں میں آن گرے۔

''یہ تمہارے ہیں۔'' اس نے کہا اور رومال مجرم کی طرف اچھال دی۔ پھر مہم جو کو وضاحت کرتے ہوئے کہا ''یہ خواتین نے اسے تحفتاً دیئے تھے۔'' پھر محبت کے ساتھ انگلیوں کو جیکٹ پر لگی جھالر پر پھیرا اور پھندے کو چھوا۔ لیکن یہ اہتمام اور لگاؤ تب بناوٹی معلوم ہوا کہ اس نے کپڑے اتارتے ہی انہیں جھٹکے سے گڑھے میں پھینک دیا۔ وردی کا آخری حصہ اس کی مختصر تلوار اور پیٹی تھی۔ اس نے نیام سے تلوار نکالی۔ اسے توڑا۔ پھر ٹکڑوں کو اکٹھا کیا۔ پیٹی اور نیام کو اٹھایا اور یوں نفرت کے ساتھ انھیں گڑھے میں پھینکا کہ ان کے زمین سے ٹکرانے کی آواز پیدا ہوئی۔

اب وہ بالکل برہنہ تھا۔ مہم جو اپنے ہونٹ کاٹ کر رہا تھا۔ وہ خاموش تھا اور جانتا تھا کہ کیا ہو رہا تھا؟ لیکن وہ افسر کو کسی کام سے روکنے کا مجاز نہیں تھا۔ اگر یہ تعزیری طریقہ کار، جو افسر کو بہت مرغوب تھا، اپنے اختتام کو پہنچ رہا تھا تو یہ ممکنہ طور پر خود اسی کی دخل اندازی کے باعث ہو رہا تھا۔ افسر جو کچھ کر رہا تھا، درست ہی تھا۔ ایسی صورتحال میں مہم جو اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ سپاہی اور مجرم ابتداً انہیں سمجھ پائے کہ کیا ہو رہا تھا۔ بلکہ شروع میں تو انھوں نے اس طرف دیکھا بھی نہیں۔ مجرم رومال واپس ملنے پر شاداں تھا۔ تاہم اس کی خوشی زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی۔ سپاہی نے فوری اور غیر متوقع جھٹکے سے انہیں اس سے چھین لیا۔ مجرم انہیں پیٹی کے نیچے سے کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا جہاں سپاہی نے انہیں اڑس رکھا تھا۔ سپاہی مزاحم تھا ۔ وہ آپس میں گتھم گتھا ہو رہے تھے۔

افسر کے مکمل برہنہ ہو جانے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے۔ خاص طور پر مجرم اس خیال سے ششدر معلوم ہوتا تھا کہ کچھ بڑی تبدیلی ہونے والی ہے۔ جو کچھ اس کے ساتھ ہونے جا رہا تھا وہ اب افسر کے ساتھ ہوگا۔ شائد یہی اختتام ہے ۔ ظاہر ہے اجنبی مہم جو نے ہی اس تبدیلی کا فرمان جاری کیا تھا۔ یہ ایک انتقامی کارروائی تھی۔ ایک کشادہ اور خاموش مسکراہٹ اس کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔

افسر مشین کی طرف مڑا۔ یہ بات پہلے سے تسلیم شدہ تھی کہ وہ مشین کو بہتر طور پر جانتا ہے۔ لیکن اب یہ بات بجائے خود ایک معمہ تھی کہ وہ کیسے اسے چلائے گا۔ اس نے محض سیراون کو چھوا تو وہ پہلے بلند ہوئی اور پھر کئی ایک مرتبہ نیچے آ گئی۔ حتیٰ کہ اس کے موافق بلندی پر آ کر ٹھہر گئی۔ اس نے بستر کو چھوا اور وہ مرتعش ہو گیا۔ ڈھاٹا اس کے منہ تک آ گیا۔ یوں لگا جیسے افسر اسے منہ میں لینے سے ہچکچا رہا ہو۔ لیکن ایسا دو ایک لمحے کے لئے ہی تھا۔ فوراً ہی اس نے اسے قبول کر لیا۔ ہر شے تیار تھی۔ صرف پٹے اطراف میں نیچے لٹک رہے تھے۔ تاہم ان کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ افسر کو باندھنا ضروری نہیں تھا۔ مجرم نے کھلے پٹوں کی طرف دیکھا پھر اس خیال سے کہ انہیں باندھے بغیر تعزیری عمل پورا نہیں ہوگا، اس نے پر جوش انداز میں سپاہی کو دیکھا۔ وہ دونوں افسر کو پٹوں سے باندھنے کے لئے آگے بڑھے۔

افسر نے ڈیزائنر کو چلانے والے بیرم کو دبانے کے لئے اپنا ایک پیر باہر لٹکا لیا تھا۔ دونوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو

Scanned with CamScanner

پیراندر کھینچ لیا اور بندھے جانے کے لئے تیار لیٹ گیا۔ اب وہ پیرم کو دبا نہیں سکتا تھا۔ نہ ہی مجرم اور سپاہی کے لئے ممکن تھا کہ وہ اسے تلاش کریں جبکہ مہم جو کسی بھی کام میں دخل نہ دینے کے ارادے پر اٹل تھا۔ لیکن یہ ضروری بھی نہیں تھا کیونکہ جونہی اسے پٹوں سے باندھا گیا' مشین خود بخود چلنے لگی۔ بستر تھرتھرایا اور سوئیاں جلد پر سانپ کی طرح حرکت کرنے لگیں۔ سیراون اوپر نیچے چلتا ہوا کام کرنے لگا۔ اس کارروائی کو بغور دیکھتے ہوئے' اچانک مہم جو کو خیال آیا کہ کچھ دیر پہلے تک ڈیزائنر کا ایک پہیہ بہت چرچرا رہا تھا۔ لیکن اب ہر شے خاموش تھی۔ معمولی سی کھڑکھڑاہٹ بھی مشین میں سے سنائی نہیں دیتی تھی۔

مشین خاموشی سے کام کر رہی تھی۔ سبھی نے اس میں دلچسپی کھودی۔ مہم جو نے سپاہی اور مجرم کو بغور دیکھا۔ مجرم پہلے سے زیادہ پرجوش معلوم ہوتا تھا۔ مشین کے ہر پرزے میں اسے دلچسپی تھی۔ کبھی وہ آگے جھک جاتا اور کبھی پنجوں کے بل کھڑا ہو جاتا۔ اس بیچ میں وہ اپنی تنی ہوئی انگشت کے اشارے سے دونوں کو مختلف تفصیلات سے آگاہ کرتا۔ اس بات نے مہم جو کو برہم کیا۔ وہ اس کارروائی کے اختتام تک وہاں ٹھہرنے کا خواہاں تھا۔ لیکن دونوں کا رویہ اس کے لیے ناقابل برداشت تھا۔

''اپنے گھروں کو جاؤ۔'' اس نے کہا۔ سپاہی واپس جانے پر آمادہ تھا لیکن مجرم کو یہ فرمان بھی ایک سزا معلوم ہوا۔ ہاتھ باندھ کر اس نے وہاں ٹھہرنے کی اجازت طلب کی۔ مہم جو نے سر نفی میں ہلایا اور اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ مجرم گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گیا۔ مہم جو سمجھ گیا کہ محض حکم دینا کافی نہیں ہوگا۔ وہ انہیں پکڑنے اور دھکے مار کر دور بھگانے کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اسے ڈیزائنر میں کھڑکھڑاہٹ سنائی دی۔ اس نے اوپر دیکھا۔ کیا کھانچے دار پہیہ خراب ہو گیا تھا؟ لیکن یہ تو اور ہی معاملہ تھا۔

آہستگی سے ڈیزائنر کا ڈھکنا اوپر اٹھا اور پورا کھل گیا۔ پہیے کے دندانے ظاہر ہوئے اور بلند ہونے لگے۔ جلد ہی پورا پہیہ اوپر اٹھ آیا جیسے کوئی انجانی قوت ڈیزائنر کو بھینچ رہی تھی اور پہیے کے لئے اس میں کوئی گنجائش باقی نہیں رہی تھی۔ ڈیزائنر کے آخری سرے تک پہیہ اوپر اٹھتا چلا گیا اور پھر سیدھا لیٹ گیا۔ فوراً بعد دوسرا پہیہ ظاہر ہوا جس کے پیچھے کئی دوسرے بھی تھے۔ لگتا تھا ڈیزائنر اندر سے بالکل خالی ہو رہا تھا۔ پہیوں کا ایک جمگھٹا منظر پر ابھرتا' پھر گرتا اور ریت پر ٹھیلتا ہوا لیٹ جاتا۔ اس منظر نے مجرم کے ذہن سے مہم جو کا فرمان بالکل محو کر دیا۔ وہ دندانے دار پہیوں کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ سپاہی کو بھی مدد کے لئے بلاتا۔ لیکن جلد ہی کسی خوف سے ہاتھ کھینچ لیتا۔ ایک دوسرا پہیہ لڑھکتا ہوا اس کی طرف بڑھتا اور اسے خوفزدہ کر دیتا۔

مہم جو سخت ذہنی اذیت میں تھا۔ مشین ٹکڑوں میں تقسیم ہو رہی تھی۔ اس نے افسر کے قریب جانے کے بارے میں سوچا جو اب اس کی طرف دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔ لیکن اس کی توجہ کو لڑھکتے ہوئے دندانے دار پہیوں نے اپنی جانب منعطف کر لیا تھا۔ ڈیزائنر سے آخری پہیہ بھی نکل گیا۔ وہ سیراون پر جھکا۔ اسے یہ دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی کہ سیراون گود نہیں رہی تھی۔ بلکہ سوئیاں جسم میں اندر تک کبھی ہوئی تھیں۔ بستر جسم کو الٹ پلٹ نہیں رہا تھا بلکہ سوئیوں کے

Scanned with CamScanner

سامنے تھرتھراتے ہوئے اسے اوپر کی طرف اٹھا دیتا۔ مہم جو نے مشین کو بند کر دینے کے بارے میں سوچا۔ یہ سزا نہیں تھی بلکہ صریحاً ایک قتل تھا۔ اس نے ہاتھوں کو پھیلایا۔ اسی لمحے سیرادن بلند ہوئی اور ایک طرف گر گئی جیسا عموماً بارہویں گھنٹے میں ہوتا تھا۔ خون سینکڑوں سوراخوں سے بہہ رہا تھا۔ پانی کی پھوار اسے صاف نہیں کر رہی تھی کیونکہ ٹونٹیوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس کارروائی کا آخری عمل بھی ممکن نہیں ہو سکا۔ جسم لمبی سوئیوں سے چھوٹ کر گرنے کے بجائے گڑھے کے اوپر ان کے ساتھ ٹنگا رہا۔ سیرادن نے پہلے والی حالت میں مڑنے کی کوشش کی لیکن وہ جسم کے بوجھ سے ہل نہیں سکتی تھی۔ سو وہ اسی جگہ گڑھے کے اوپر رہی۔

''ادھر آؤ۔ میری مدد کرو۔'' مہم جو نے ان دونوں سے کہا اور پھر خود ہی افسر کے پاؤں پکڑے۔ دونوں نے دوسری طرف سے افسر کا سر تھام لیا۔ اس طرح اسے سوئیوں سے نجات دلائی جا سکتی تھی۔ لیکن وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پائے۔ مہم جو کو خود ان کے پاس جانا اور انہیں افسر کے سر کی طرف دھکیلنا پڑا۔ تب غیر ارادی طور پر اس کی نگاہ لاش کے چہرے پر پڑی۔ یہ ایک زندہ انسان کا چہرہ تھا۔ اس پر گزشتہ سزا کا شائبہ تک نہ تھا۔ جو اذیت اس مشین سے دوسروں کو ملتی تھی' افسر اس سے بالکل محفوظ رہا تھا۔ ہونٹ مضبوطی سے باہم پیوست تھے۔ آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور نگاہ ویسے ہی پرسکون اور ہموار تھی جیسے زندہ انسان کی ہوتی ہے۔

جونہی مہم جو' سپاہی اور پیچھے پیچھے آتے ہوئے مجرم کے ساتھ آبادی کے ابتدائی گھروں تک پہنچا' سپاہی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''وہاں چائے خانہ ہے۔''

یہ گھر کی نچلی منزل میں واقع تھا۔ اس کی چھتیں اور دیواریں دھوئیں سے سیاہ ہو چکی تھیں۔ یہ چائے خانہ لمبائی کے رخ پر سڑک پر کھلتا تھا۔ یہ گھر آبادی کے دوسرے گھروں سے' جو انتظامیہ کے عالیشان ہیڈ کوارٹر تک پھیلے ہوئے اور انتہائی شکستگی کا منظر پیش کر رہے تھے' مختلف نہیں تھا۔ مہم جو کو اس میں تاریخی قدامت کا احساس ہوا۔ اسے گزرے ہوئے دن یاد آئے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پیچھے چلتا ہوا اس کے قریب گیا۔ اس نے سرد اور بھاری ہوا کو محسوس کیا جو اندر کہیں سے آ رہی تھی۔ خالی میزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سپاہی نے کہا ''وہ بوڑھا یہاں دفن ہے۔ پادری نے اسے گرجا گھر کے صحن میں دفن کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ تب کوئی نہیں جانتا تھا کہ اسے کہاں دفن کیا جائے۔ آخر یہاں قبر بنائی گئی۔ افسر نے آپ کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا ہوگا۔ یہ واقعی ایسی بات ہے جس پر شرمندگی ہوتی ہے۔ اس نے کئی بار رات کو چھپ کر بوڑھے کو کھود نکالنے کی کوشش کی لیکن ہر بار پکڑا گیا۔''

''قبر کہاں ہے؟'' مہم جو نے پوچھا۔ اسے سپاہی کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔ فوراً ہی سپاہی اور مجرم دونوں بازو پھیلائے ایک طرف بھاگے۔ وہ مہم جو کو عقبی دیوار کی طرف لے گئے جہاں چند گاہک میزوں کے گرد بیٹھے تھے۔ وہ سب گودی کے مزدور اور مختصر چمکتی ہوئی بھاری داڑھیوں والے مضبوط انسان تھے۔ کسی نے جیکٹ نہیں پہنی ہوئی تھی۔ ان کی قمیصیں پھٹی ہوئی تھیں۔ وہ غریب اور عاجز لوگ تھے۔ جونہی مہم جو قریب گیا' ان میں سے چند ایک کھڑے ہو گئے اور دیوار

Scanned with CamScanner

سے لگ کر اسے تکنے لگے۔

ایک سرگوشی سی اس کے گرد پھیلی۔ ''یہ قبر دیکھنا چاہتا ہے۔'' انھوں نے چند میزوں کو ایک طرف ہٹایا۔ وہاں نیچے ایک کتبہ موجود تھا۔ یہ اتنا چھوٹا تھا کہ میز کے نیچے چھپ گیا۔ اس پر باریک الفاظ میں کچھ لکھا تھا۔ مہم جو کو اسے پڑھنے کے لئے گھٹنوں کے بل جھکنا پڑا۔ لکھا تھا'' یہاں سابقہ افسر اعلیٰ آسودہ خاک ہے۔ اس کے طرفداروں نے' جواب بے نام ہو چکے ہوں گے' یہ قبر بنائی اور کتبہ لگایا۔ یہ پیشین گوئی کی جاتی ہے کہ ایک مخصوص عرصہ بعد افسر اعلیٰ پھر سے جی اٹھے گا اور کالونی کی بہبود کے لئے اس گھر سے اپنے طرف داروں کی رہنمائی کرے گا۔ یقین پختہ رکھو اور انتظار کرو۔''

یہ تحریر پڑھ کر افسر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دیکھا وہاں موجود لوگ مسکرا رہے تھے جیسے انہوں نے بھی یہ تحریر پڑھ لی تھی۔ انہیں یہ سب کچھ مضحکہ خیز لگتا تھا۔ وہ اس سے توقع کر رہے تھے کہ وہ بھی ان سے اتفاق کرے اور کتبے کی تحریر کا ٹھٹھہ اڑائے ۔مہم جو نے انہیں نظر انداز کیا۔ چند سکے ان میں تقسیم کئے ۔ میزوں کے دوبارہ قبر کے اوپر رکھے جانے تک وہیں کھڑا رہا۔ پھر چائے خانہ سے نکل کر بندرگاہ کی طرف چل پڑا۔

سپاہی اور مجرم کو چائے خانہ میں چند واقف کار مل گئے جنہوں نے انہیں روک لیا۔ لیکن جلد ہی وہ ان سے اپنی پنڈ چھڑا کر بھاگے۔ انہوں نے مہم جو کو جا لیا جو لمبے لمبے قدم اٹھاتا کشتیوں تک جاتی طویل سیڑھی کے نصف میں پہنچا تھا۔ شاید وہ اسے آخری لمحے تک مجبور کرنا چاہتے تھے کہ انہیں ساتھ لے چلے۔ وہ دخانی جہاز تک پہنچنے کے لئے ایک کشتی بان سے معاملہ طے کر رہا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے۔ لیکن جب تک وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتے مہم جو کشتی میں سوار ہو چکا تھا۔ کشتی بان کشتی کو دھکیلتا ہوا ساحل سے دور لے گیا۔ وہ کشتی میں کود سکتے تھے لیکن مہم جو نے کشتی کے فرش سے ایک موٹی گانٹھ دار لٹھ اٹھائی' اور اسے لہراتے ہوئے انہیں دھمکایا اور کشتی میں چھلانگ لگانے سے باز رکھا۔

Scanned with CamScanner

کافکا کہانیاں

فرانز کافکا

ترجمہ

محمد عاصم بٹ



نیشنل بک فاؤنڈیشن

اسلام آباد

Scanned with CamScanner

© 2013، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب یا اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی شکل میں
نیشنل بک فاؤنڈیشن کی باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جا سکتا۔



مترجم: محمد عاصم بٹ
مدیر: مظہر الاسلام
کور ڈیزائن: مظہر الاسلام۔ منصور احمد

طبع اوّل: 2013ء
تعداد: 1000
قیمت: -/600 روپے
کوڈ نمبر: GNU-455
آئی ایس بی این: 978-969-37-0635-2
طابع: پرنٹ ماسٹر، اسلام آباد

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی دیگر مطبوعات کے بارے میں معلومات کیلئے رابطہ:
ویب سائٹ http://www.nbf.org.pk یا فون 92-51-9261125
یا ای میل books@nbf.org.pk

Scanned with CamScanner